© rasailojaraid.com

— ۲ —

اوسلو کا غیر یقینی امن

پی ایل او کے چیئرمین یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق رابن کے مابین ستمبر ۹۳ء کے خوش آئند معاہدے پانچ سال بعد ناکامی سے دوچار ہو گئے۔ امن کی یہ کوشش جنہیں امریکی ڈپلومیسی کی کامیابی سے تعبیر کیا گیا، امن کے بجائے مزید اختلاف کی بنیاد بن گئیں۔

۳۰ جون ۱۹۹۳ء کو سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے ''اصولوں کا اعلان'' کیا جس کے تین نکات بہت اہم ہیں۔ اول، مغربی کنارے اور غزہ کے علاقوں کو مقبوضہ کی بجائے متنازعہ قرار دینا، دوم، زمین کی منتقلی کے کسی بھی حوالے سے گریز اور سوم، فلسطینیوں سے یہ مطالبہ کہ پہلے مرحلے میں خود مختاری کا سوال مذاکرات کے ایجنڈے سے باہر ہے۔ یہی اصول اوسلو میں پی ایل او-اسرائیل معاہدے کے لیے امریکی پالیسی کا حقیقی تناظر ہیں۔

اوسلو سمجھوتے کی کمزوری کے چار عوامل بنیادی ہیں: ۱) 'سلامتی'، فلسطینیوں کے نزدیک قبضے کے مرحلہ وار خاتمے سے مشروط ہے، جبکہ اسرائیلیوں کے نزدیک اس کا مطلب قبضے کو مضبوط اور جائز بنانا ہے۔ ۲) یہ معاہدہ باہمی قانون اور سیاسی حقوق کی بات تو کرتا ہے مگر فلسطینیوں کے قومی حقوق کی بات نہیں کرتا۔ پی ایل او کو بھی تسلیم کرتا ہے مگر صرف غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے کی نمائندگی کے حوالے سے (جبکہ پی ایل او نے اسرائیل کی ریاست کو مکمل تسلیم کر رکھا ہے)۔ معاہدہ در حقیقت اس مفروضے پر ہے کہ فلسطینی ایک جماعت ہیں جو غلطی پر ہے اور اسے قبضے کے خلاف اپنی جدوجہد پر لازماً معذرت کرنی چاہیے۔ ۳) سمجھوتے میں انخلا سے مراد فوجی حکومت کا خاتمہ نہیں ہے کیونکہ اسرائیل خود کو قابض تسلیم نہیں کرتا۔ اور ۴) اختیارات کے ذرائع بھی قابض حکومت کے پاس رہیں گے۔ اسحاق رابن نے اس استدلال کی بنا پر کہ تمام خطے کی بیرونی حملے سے حفاظت کی ذمہ داری اسرائیل پر ہے، دوسرے قاہرہ سمجھوتے (۱۴ اپریل ۱۹۹۴ء) میں عرفات کے زیر تحت علاقوں میں بھی اپنے فوجی تعینات کرنے کی گنجائش نکال لی۔ اسرائیل نے معاہدات میں ردوبدل اور اپنی مرضی کی تعبیرات کے باوجود ان کے نفاذ میں لیت و لعل سے کام لیا۔ فلسطینیوں (عرفات) کو ان کی

© rasailojaraid.com